فیضانِ آدابِ مُرشِد

فاروق احمد محمدی سیفی غفرلہ

ناظم تعلیمات جامعہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف لاہور

شعبہ نشرواشاعت

جامعہ محمدیہ سیفیہ

راوی ریان شریف

نام کتاب: فیضانِ آدابِ مُرشِد

فیضان نظر: سلطان الاولیاء، مجدد ملت، محبوب سبحاں، تاجدار سلسلہ سیفیہ،
شیخ العرب والعجم، اخندزادہ

حضرت پیر سیف الرحمن مبارک

پیرارچی وامام خراسانی رحمۃ اللہ علیہ

حسب ارشاد: غوث زماں، طبیب روحاں، شیخ المشائخ، الفقیر حضرت میاں محمد حنفی
سیفی دامت برکاتہم العالیہ

مؤلف: فاروق احمد محمدی سیفی غفرلہ
ناظم تعلیمات جامعہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف لاہور

اشاعت: 26 جولائی بروز جمعہ 2024ء

شعبہ نشرواشاعت جامعہ محمدیہ سیفیہ

راوی ریان شریف

03021747004--42122480341

مقامِ تشکر و امتنان

ناشکری ہوگی اگر میں ان مخلصین کا شکریہ ادا نہ کیا جائے جب کا تعاون یا دعائیں ہر موڑ پر فقیر کے شامل حال تھیں اور رہتی ہیں۔ سب سے پہلے شکر گزار ہوں اپنے مرشد کریم سرکار مبارک غوث زماں، طبیب روحاں، شیخ المشائخ الفقیر حضرت میاں محمد حنفی سیفی دامت برکاتہم العالیہ کا جن کے اذن و دعا کی برکت سے یہ کام مجھ سے ہوا، اور سرکار مبارک کے تینوں صاحبزادوں کا شکر گزار ہوں جن کا تعاون میرے ساتھ رہتا ہے اور شکر گزار ہوں ڈاکٹر کرنل سرفراز محمدی سیفی زیدہ مجدہ کا جو ہر مشکل جگہ میری رہنمائی فرماتے ہیں اور مرشد کی ضرورت و اہمیت میں، ان کی "اربعین احتیاج مرشد" نے بہت سے عقدے حل کئے، (اس کا مطالعہ ہر سالک کیلئے ضروری ہے) حق تو یہ ہے کہ اگر سرکار مبارک دامت برکاتہم العالیہ کا دستِ شفقت نہ ہوتا تو شاید بندہ ضعیف کثیر المعاصی کے ہاتھوں اس اہم کام کی تکمیل مشکل ہو جاتی۔

خادم العلماء والمشائخ

فاروق احمد محمدی سیفی غفرلہ

ناظم تعلیمات: جامعہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف

26/07/2024ء۔ بروز جمعۃ المبارک

فیضانِ آدابِ مُرشِد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی أَشْرَفِ الْأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ أَجْمَعِیْنَ.

اَمَّا بعدُ:

امام الانبیاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب واخلاق امت کے لئے باعث ہدایت واستقامت ہیں اور دین ودنیا بلکہ آخرت کی فلاح وکامیابی کے لیے روشن اصول اور عظیم راہنما ہیں، ہر اعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت مرحومہ کا احسن طریقہ سے تزکیہ فرمایا، اور دنیاوی واخروی ہر خیر والے گوشہ میں راہنمائی فرمائی اور شب وروز امت کی خیر خواہی کے لیے محنت شاقہ فرمائی، تاکہ اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچانے میں کوئی کسر باقی نہ رہے۔ اور واللہ تبلیغ دین میں مکمل جدوجہد کے ساتھ اور پوری امانت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا حکم اپنی امت تک پہنچادیا اور خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر تین بار ارشاد فرمایا: الاھل بلغت (صحیح البخاری: رقم ۶۷۸۵) کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟۔ ہر بار صحابہ کرام کہتے تھے: کیوں نہیں! جی ہاں۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء بھی پوری جدوجہد کے ساتھ دین متین کی خدمت کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں سعی جمیل فرماتے رہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ورثاء اور جانشین حضرات علماء کرام واولیاء عظام نے بھی اس مشن کو آگے بڑھانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور ہر طرح سے اس خوبصورت گلشن کی آبیاری کرتے رہے۔ ہر ایک نے اپنے حصہ کا کام کیا۔ حضرت

مبارک علیہ الرحمہ نے علم باطن کو شریعت کے سائے میں امت تک پہنچایا اور سرکار مبارک دامت برکاتہم العالیہ نے اس راہ سلوک میں خوب ادب کا اہتمام کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی اس معظم کام کیلئے چن لیا۔ سرکار مبارک فرماتے ہیں مجھے جو ملا سب ادب ہی کی برکت سے ملا۔ نصیب والا ہے جو ادب سیکھ جائے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِی قَوْلِهِ: ﴿قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ قَالَ: أَدِّبُوا أَهْلِيكُمْ.

سورۃ تحریم آیۃ نمبر ٦: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں یعنی اپنے آپ کو اور گھر والوں کو ادب سکھاؤ۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِی قَوْلِهِ: ﴿قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ قَالَ: عَلِّمُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمُ الْخَيْرَ وَأَدِّبُوهُمْ.

اسی آیت کی تفسیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یعنی آگ سے بچانے کیلئے اپنے آپ کو اور گھر والوں کو بھلائی اور ادب سکھاؤ۔ (تفسیر طبری)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَأْدِیْبِیْ" (جامع صغیر لسیوطی روایۃ: ۳۰۱)

"میرے رب نے مجھے ادب سکھایا پس بہت ہی اچھا ادب سکھایا" اس حدیث پاک سے معلوم ہوا سالک مرید کیلئے آداب کا خیال رکھنا لازمی ہے کیونکہ کوئی بے ادب منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا۔ حضرت ابو حفص نیشاپوری رحمہ اللہ کا قول ہے: "اَلتَّصَوُّفُ كُلُّهٗ اَدَبٌ"، "تصوف سراسر ادب ہے"۔

(طبقات الصوفیہ للسلمی ص 119)

کسی شاعر نے کہا ہے: اَدِّبُو النَّفْسَ اَیُّهَا الْاَصْحَابُ :: طُرُقُ الْعِشْقِ کُلُّهَا آدَابٌ "اے دوستو! اپنے نفوس کو ادب سکھاؤ۔ کیونکہ عشق کے سب راستے آداب ہی ہیں۔

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ (نمل 19)

(ترجمہ) (عرض کی) اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر کیا۔

اس کی تفسیر میں شیخ ابو محمد سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: غلام کے لیے رواں نہیں کہ وہ اپنے آقا کی اجازت کے بغیر گفتگو کرے، اس کے حکم کے بغیر کوئی چیز لے، اس کے حکم کے بغیر چلے، اس کے حکم کے بغیر سوئے، یا کھائے یا غور و فکر کرے (گویا مرید کا مرشد کی اطاعت میں رہنا) یہی سب سے بہترین شکر ہے، جیسا کہ غلام اپنے آقاؤں کا کرتے ہیں۔ (تفسیر تستری صفحہ 199، مطبوعہ گلوبل اسلامک مشن نیویارک) اسی اہمیت کے پیش نظر سرکار مبارک غوث زماں، طبیب روحاں، شیخ المشائخ الفقیر حضرت میاں محمد حنفی سیفی دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا: مریدین کی کامیابی اسی وقت ہے جب یہ ادب کریں گے مجھ سے میرے مرشد حضرت مبارک علیہ الرحمہ نے کیا دیکھا "ادب دیکھا" ہے۔ لہذا مرشد کے آداب ایک جگہ جمع کر دیں تاکہ مریدین آداب سیکھیں، عمل والے ان شاءاللہ عمل کریں گے۔

آدابِ مُرشِدِ کامل

سرکار مبارک کا فرمان ہے کہ بیعت ہونے والے شخص کو پہلے آداب سکھاؤ پھر اس کو بیعت کرو تاکہ مرید طریقت میں کامیاب ہوجائے۔ میرے مرشد کا یہ طریقہ تھا کہ ہر ایک کو بیعت نہیں کرتے تھے، مگر آج جہالت بڑھ گئی لہٰذا مریدین کو خود پہلے آداب سکھاؤ، تاکہ مرید پیر پرستی سے نکل کر خالص للّٰہیت والا بنے۔ سیدی امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نمبر 292 میں فرماتے ہیں یہ بات بھی مرید کے ذہن میں رہنی چاہیے کہ آداب صحبت اور شرائط کا لحاظ بھی اس راہ سلوک کی ضرویات سے ہے۔ تانکہ فائدہ پہنچانے اور فائدہ حاصل کرنے کا راستہ کھلے۔ راہ سلوک میں ادب کے بغیر صحبت شیخ کا کوئی نتیجہ نہیں اور نہ مجلس کا کوئی فائدہ ہے، لہذا بعض آداب اور ضروری شرائط بیان کی جارہی ہیں گوش ہوش سے سنیں۔ مرید کو چاہیے کہ اپنے دل کے چہرے کو تمام چیزوں سے موڑ کر اپنے مرشد کی طرف متوجہ کرے، اور مرشد کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نوافل اور اذکار میں متوجہ نہ ہو اور اس کی مجلس میں ادھر اُدھر نہ دیکھے۔ بلکل مرشد کی طرف متوجہ رہے یہاں تک کہ اس کے حکم کے بغیر ذکر میں بھی مشغول نہ ہو، اور فرض اور سنت کے علاوہ کوئی نماز اس کی مجلس میں ادا نہ کرے۔ موجودہ بادشاہ کے متعلق منقول ہے، کہ اس کا وزیر اس کے سامنے کھڑا تھا، اتفاقاً اس دوران وزیر کی توجہ بادشاہ سے ہٹ کے اپنے کپڑے کی طرف ہوگئی اور اپنے کپڑے کے کسی بند کو ہاتھ سے درست کیا، اس دوران بادشاہ نے دیکھ لیا کہ وزیر کی توجہ اس کی طرف نہیں ہے، تو ڈانٹ کر کہا کہ میں اس بات کو برداشت نہیں کرسکتا

کہ تو میرا وزیر ہو کر میرے سامنے اپنے کپڑے کے بند کی طرف توجہ کرے۔ غور کریں! کمپنی دنیا کے وسائل کیلئے کیسے باریک آداب درکار ہیں، تو جو چیزیں خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا وسیلہ ہیں ان کے آداب کی رعایت تو بہت کمال کے طریقہ سے لازم ہو گی۔ جہاں تک ممکن ہو سکے اس کا سایہ مرشد پر نہ پڑے، اور مرشد کی جانماز پر پاؤں نہ رکھے، اس کے مخصوص وضو خانہ میں وضو نہ کرے، نہ اس کے مخصوص برتن استعمال کرے، اس کے سامنے بغیر اجازت کے نہ کھائے نہ پیئے نہ بات کرے بلکہ کسی طرف بھی متوجہ نہ ہو، اور مرشد کی عدم موجودگی میں اس کی طرف پاؤں نہ پھیلائے۔ مرشد کی حرکات وسکنات میں رائی کے برابر بھی اعتراض کو قطعاً گنجائش نہ دے۔ اور تمام مخلوق میں سب سے زیادہ بے سعادت شخص وہ ہے جو اس گروہِ اولیاء اللہ میں عیب تلاش کرے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بلائے عظیم سے نجات دے۔ مرشد سے کرامت کا بھی خواہش مند نہ ہو اور دنیاں میں جو کچھ بھی ملے چاہے دوسرے مشائخ سے فیض پہنچے سب کو اپنے مرشد کی طرف سے جانے۔

سیدی امام شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اے بھائی! اگر تو قطبِ وقت کے پاس بیٹھے اور انکا ادب نہ کرے تو تیری یہ ملاقات تجھے کچھ فائدہ نہیں دے گی بلکہ اسکا نقصان اس کے نفع سے زیادہ نقصان ہے۔ مرید کو شیخ کی عزت والی چیزوں کو لازم پکڑ نے سے ہی ترقی حاصل ہوتی ہے۔ اور اسی طرح مرید ہر وہ کام کرے جس میں اسکے شیخ کی عزت ہو خلاصہ کلام یہ ہے کہ مرید کو کبھی ترقی حاصل نہیں ہو سکتی یہاں تک کہ شیخ کی عزت والی حرمت والی چیزوں کو لازم نہ پکڑ لے۔

ادب نمبر ا: ہر طرح سے مرشد کا مطیع وفرمانبردار رہے۔ کیونکہ شیخ کی عقیدت اور محبت کے بغیر فیض کا در نہیں کھلتا۔ اور محبت کا تقاضا اطاعت وخدمت ہے نہ کہ

صرف بناوٹ۔

فائدہ: صوفیاء کے نزدیک صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سفر ہجرت مرشد کی اطاعت وخدمت اور محبت وعقیدت کی فقید المثال داستان ہے۔ چنانچہ ہجرت کی رات نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ہجرت کیلئے روانہ ہونے لگے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پہلے ہی انتظار کرتے پایا۔ پوچھا "ابوبکر آپ کیوں اتنی لیٹ رات کو جاگ رہے تھے، عرض کیا "اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے آپ کی گفتگو سے چند دن پہلے اندازہ ہوا تھا کہ عنقریب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہجرت کا حکم ہوگا۔ اور میرا دل یہ بھی گواہی دیتا تھا کہ آپ رفیق سفر مجھے ہی بنائیں گے، اسی لئے اس وقت سے میں نے رات کو سونا چھوڑ دیا۔ مریدی اسے کہتے ہیں۔ عبدالواحد بلگرامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کائنات میں سب سے بہترین مرید سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، اس لئے مرید کو آپ کی مثالیں یاد رکھنی چاہییں۔

ادب نمبر نمبر ۲: مرشد کی ظاہری حیثیت، قومیت، حشمت وشوکت، اور پیشہ وغیرہ پر نظر نہ کرے اور اسے حقیر نہ جانے۔ بلکہ اس نعمت اور فیضان کو جو اللہ تعالیٰ نے شیخ کو عنایت کیا ہے خیال میں رکھ کر اسے حق تعالیٰ کی معرفت کا وسیلہ سمجھے اور کمال صدق ویقین سے اس کی صحبت کا فیض اٹھائے۔

فائدہ: یا ایھا الناس! إن ربکم واحد وإن اباکم واحد، الا لا فضل لعربی علی عجمی ولا عجمی علی عربی ولا احمر علی اسود ولا اسود علی احمر إلا بالتقوی کما قال اللہ تعالیٰ * (ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم) *. الا ھل بلغت؟ قالوا: بلی یا رسول اللہ! قال: فیبلغ الشاھد الغائب".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حجۃ الوداع

میں ارشاد فرمایا: "لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے، آگاہ ہو جاؤ! کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سرخ رنگ والے کو کالے رنگ والے پر اور کسی سیاہ رنگ والے کو سرخ رنگ والے پر کوئی فضیلت و برتری حاصل نہیں، مگر تقویٰ کے ساتھ، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اللہ تعالیٰ کے ہاں تم میں سے وہ شخص سب سے زیادہ معزز ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے"۔

ایک روایت میں آتا ہے اللہ تعالیٰ تمارے چہروں اور مال پیسے کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور اعمالوں کو دیکھتا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک بار حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا "ہمارے سردار بلال رضی اللہ عنہ آ گئے" معلوم ہوا اللہ تعالیٰ کے ہاں ظاہری حشمت و شوکت کی کوئی قدر و قیمت نہیں، پس سالک کو چاہیے کہ ظاہری حالات پر نظر نہ رکھے بلکہ شیخ کی باطنی دولت کو پیش نظر رکھے۔ پیاسے کو ٹھنڈے پانی سے غرض ہے، اس کی پرواہ نہیں ہوتی کہ وہ مٹی کے برتن میں ہے یا شیشے کے چمکتے گلاس میں۔ سرکار مبارک فرماتے ہیں: سید مہر علی رحمہ اللہ نے غیر سید پیر سیال سے باطنی علوم کا سمندر پی لیا۔ شاہ صاحب نے فرمایا تھا "میں نے جٹ دا بنّا ساواڈ ٹھاۓ"۔

ادب نمبر ۳: مرشد جو ورد وظیفہ بتائے اسی کو اپنا معمول بنائے اس کے علاوہ تمام وظیفے چھوڑ دے۔ البتہ اعمال مسنونہ مستثنیٰ ہیں۔

سالک کو چاہیے کہ وہ اپنے عمل کو اتنا کامل بھی نہ سمجھے کہ غرور پیدا ہو، اتنا ناقص بھی نہ سمجھے کہ مایوسی ہو۔ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا: السجدة:۱۶(ایمان والے اپنے رب کی عبادت خوف اور امید کے درمیان کرتے ہیں) میں یہی

راز ہے۔

ادب نمبر ۴: شیخ کو اپنے حق میں سب سے زیادہ نفع پہنچنے کا ذریعہ سمجھے اور یہ اعتماد رکھے کہ میری اصلاح باطن اور حصول معرفت کا مقصد اسی مرشد سے باآسانی حاصل ہوگا جیسا گمان رکھو گے ویسا فیض ملتا رہے گا۔ دوسروں کی طرف بھی دلچسپی رکھے گا تو فیض کی برکات سے محروم رہے گا۔

فائدہ: حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کے پیر و مرشد اکثر خاموش رہتے تھے، ایک مرتبہ کسی نے کہا! حضرت کچھ وعظ و نصیحت فرمائیں، آپ نے ایک ہی بات فرمائی: ''جس نے ہماری خاموشی سے کچھ نہیں پایا وہ ہماری باتوں سے بھی کچھ نہیں پائے گا'' یعنی بے ادب کو ہماری خاموشی سے کچھ نہیں ملا تو ہماری باتوں سے بھی کچھ نہیں ملے گا۔

حضرت مجدد علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ ہم تین پیر بھائی تھے اور ہم تینوں کا اپنے شیخ کے بارے میں مختلف گمان تھا ایک تو یہ گمان رکھتا تھا کہ میرے شیخ خود تو کامل ہیں دوسروں کو کامل نہیں بنا سکتے۔ دوسرے کا گمان تھا کہ میرے شیخ کامل تو ہیں مگر صاحب ارشاد نہیں ہیں جبکہ میرا یہ گمان تھا کہ اس امت میں کسی کو کامل شیخ ملے ہیں تو صدیق اکبر کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملے یا پھر اس کے بعد (میرے زمانہ میں) مجھے میرے مرشد کی صورت میں کامل شیخ ملے ہیں۔ میرے اس کمال حسن ظن کی وجہ سے مجھے تجدیدی کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے چن لیا'' پس آپ حضرت مجدد الف ثانی بنے،۔ سالک کو چاہئے کہ ہرجائی نہ بنے اور حصول فیض کیلئے اپنے مرشد کے علاوہ کسی دوسری طرف متوجہ نہ ہو۔

مُرید ہو تو ایسا:

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: بیعت (یعنی مرید ہونا) اسے کہتے ہیں کہ حضرت یحیٰ منیری علیہ الرحمہ کے ایک مرید دریا میں ڈوب رہے تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام ظاہر ہوئے اور فرمایا، اپنا ہاتھ مجھے دے کہ تجھے نکال لوں۔ اس مرید نے عرض کی یہ ہاتھ حضرت یحیٰ منیری علیہ الرحمہ کے ہاتھ میں دے چکا ہوں اور اب دوسرے کو نہ دوں گا حضرت خضر علیہ السلام غائب ہو گئے اور حضرت یحیٰ منیری علیہ الرحمہ ظاہر ہوئے اور ان کو نکال لیا۔ (انوار رضا، امام احمد رضا اور تعلیمات تصوف: ص ۲۳۸)

ادب نمبر ۵: جو کچھ فیض باطنی اسے پہنچے اسے مرشد کے طفیل سمجھے اگرچہ کسی دوسرے بزرگ سے فیض پہنچتا ہوا دیکھے تو یہ خیال کرے کہ میرے مرشد کا کوئی لطیفہ اس بزرگ کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔

فائدہ: جس طرح ایک بلب تار سے جڑا ہوتا ہے اسے جو بھی بجلی پہنچتی ہے اسی تار کے ذریعے سے پہنچتی ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ بجلی تربیلا ڈیم سے آرہی ہے یا منگلا ڈیم سے آرہی ہے، اسی طرح مرید کو بھی فیض مرشد کے قلب سے ہی پہنچے گا، اگرچہ فیض کسی اور بزرگ کی طرف سے آرہا ہو۔

ادب نمبر ۶: مرشد کے فرمان کو فوراً بجالائے۔ شیخ سے کوئی بات پوچھے تو سیکھنے کی غرض سے اور طالبِ غلامانہ انداز سے پوچھے، اعتراض کے طور پر سوال نہ کرے۔

فائدہ: شیخ پر اعتراض فیض کو روک دیتا ہے جیسا کہ شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے عوارف المعارف میں فرمایا ہے: جس شخص نے شیخ کے جواب کا احترام ملحوظ نہ رکھا وہ شیخ کے فیض سے محروم ہو گیا اور جس شخص نے شیخ کے جواب میں 'نہیں' کہہ دیا وہ بھی کامیاب نہیں ہوگا۔ اگر شیخ کی رائے سے بہتر کوئی صورت سالک کی معلومات میں

موجود ہوتو یوں کہے کہ اس مسئلے کی ایک اور صورت بھی ممکن ہے شاید وہ بہتر ہو کیا میں عرض کرو؟۔

ادب نمبر ۷: حسب استطاعت جان و مال سے شیخ کی خدمت کرے اور اس پر احسان نہ جتلائے بلکہ شیخ کا ہی احسان سمجھے کہ اس نے خدمت کو شرف قبولیت بخشا۔

فائدہ: سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے کسی نے پوچھا! مرشد کا کیا حق ہے مرید کتنا مال مرشد کے خرچ میں لائے۔ جواباً ارشاد فرمایا "پیر واجبی پیر ہو، شرائط شیخ کا جامع ہو، اس کے حقوق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق کے نائب ہیں جن کو پورے طور پر ادا کرنا مرید کیلئے محال ہے مگر اتنا فرض و لازم ہے کہ ساری عمر اپنی استطاعت کے مطابق خرچ کی کوشش کرتا رہے۔ ائمہ دین نے تصریح فرمائی ہے کہ مرشد کے حقوق باپ کے حقوق سے زائد ہیں۔ باپ مٹی کے جسم کا باپ ہے اور پیر روح کا باپ ہے، اس کے سامنے ہنسا منع ہے، اس کی اجازت کے بغیر بات کرنا منع ہے، اس کی مجلس میں دوسرے کی طرف متوجہ ہونا منع ہے، اس کی اولاد کی تعظیم فرض ہے، اس کے کپڑوں، بچھونوں اور چوکھٹ کی تعظیم فرض ہے، اس سے اپنا کوئی حال چھپانے کی اجازت نہیں، اپنی جان و مال کو اسی کا سمجھے۔ (پیر کو نہ چاہیے کہ مرید کو خود سے مالی تکلیف دے)۔ فتاویٰ رضویہ جلد ۲۶ ص ۵۶۲

ادب نمبر ۸: جب شیخ کھڑا ہو تو مرید بھی کھڑا ہو جائے اور اس کے بیٹھنے کے بعد بیٹھے۔

فائدہ: بعض حضرات یہ سوال کرتے ہیں کہ ایک حدیث پاک میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کھڑا ہونے سے منع کیا تو پھر مشائخ کی مجالس میں لوگ کسی کے اکرام کیلئے کیوں کھڑے ہوتے ہیں؟ یہ حضرات ایسے موقع پر نہ تو خود کھڑے

ہوتے ہیں اور نہ ہی کھڑا ہونے والوں کو اچھا سمجھتے ہیں۔ اس کی وجہ کم علمی کے سوا کچھ نہیں۔ شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ حسن ہے کہ جہاں کسی معاملہ میں دو فریق ہوں تو دونوں کو ایک دوسرے کے حقوق کی تلقین کی جاتی ہے تاکہ معاملات خوش اسلوبی سے چلتے رہیں۔ دونوں میں محبت و پیار اور اکرام وتکریم کا رشتہ استوار رہے۔ شریعت نے ایک طرف تو مرید کو کھڑے ہونے کا حکم دیا تاکہ استاذ کی عزت افزائی ہو اور انزلوا الناس منازلھم پر عمل ہو۔ دوسری طرف مرشد کو حکم دیا کہ لوگوں کے کھڑے ہونے کو پسند نہ کرے تاکہ عجب وتکبر سے بچ سکے۔ پس مرید کھڑے ہونے کو اپنا فرض منصبی سمجھے اور مرشد محبت و پیار سے بیٹھنے کی تلقین کرتا ہے تاکہ محبت وعقیدت کا بندھن سلامت رہے۔ کھڑا نہ ہونے کی احادیث تو معروف ہیں۔ یہاں کھڑے ہونے کے بارے میں دو احادیث پیش کی جاتی ہیں۔۔۔۔ امام نسائی اور امام ابوداؤد حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے گفتگو کرتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے تھے۔۔۔۔۔ امام بخاری و امام مسلم روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ تشریف لا رہے تھے۔ جب قریب آ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار سے کہا: ”قُومُوا اِلٰی سَیِّدِکُمْ“ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ“ پس صحابہ کرام ان کے اکرام کے لئے کھڑے ہو گئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسی حکم کے پیش نظر مرید اپنے سید و مرشد کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔

ادب نمبر۹: مرشد کی مجلس میں اپنے آپ کو کسی طرح ممتاز نہ کرے (مثلاً جبہ پہن کر یا مجمع جمع کر کے) اور خود کو حقیر، نیاز مند، تشنگی، اور طلب سے بھرا ہوا ظاہر کرے۔

فائدہ: مرشد کے آستانہ عالیہ شریف پر نہ دنیاوی جاہ وحشمت کا مظاہرہ کرے اور

نہ ہی کسی عمل سے یہ ظاہر کرے کہ میں مرشد کا مشیر اور ہمراز ہوں، اور نہ ہی یہ جتلائے کہ مرشد مجھ پر بہت مہربان ہے۔ یہ تمام باتیں نفس کو موٹا کرتی ہیں۔ حتی الوسع عاجزی کو اپنائے۔

زمیں کی طرح جس نے عاجزی وانکساری کی :: خدا کی رحمتوں نے اس کو ڈھانپا آسماں ہو کر

ادب نمبر ۱۰: دل میں کسی قسم کا شبہ گزرنے کی صورت میں فوراً مناسب طریقے سے عرض کر دے اگر وہ شبہ حل نہ ہو تو اپنی فہم کا قصور سمجھے۔ اگر مرشد کوئی جواب نہ دے تو جان لے اس میں کوئی حکمت ہے۔

فائدہ: جو سالکین اپنے مرشد سے محبت وعقیدت کے رشتے کو مضبوط سے مضبوط تر بنا لیتے ہیں اول تو انہیں کوئی غلط فہمی پیدا ہی نہیں ہوتی، اگر دل میں کوئی سوال پیدا بھی ہو تو عموماً مرشد کی توجہات کی برکت سے خود ہی جواب بھی دل میں القا ہو جاتا ہے۔ یہ بھی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ مرشد کی زبان سے دوران گفتگو اس کو جواب دلوا دیتا ہے اور یہ بھی اس وقت ہو گا جب مرید مرشد کی ہر بات کو اپنے لئے سمجھے دوسروں کو اس کا مستحق نہ ٹھہرائے۔ سالکین طریقت کیلئے مرشد کے کسی قول وفعل پر دل میں شبہ پیدا ہونا شیطان کا سب سے بڑا دھوکا ہے۔ عموماً محبت وعقیدت اور رابطہ شیخ میں کمی رکھنے والے سالکین، اس مرض کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ادب نمبر ۱۱: مرشد کے قرابت داروں اور عزیزوں سے محبت ومودت رکھے، اس کے دوستوں کی رعایت کرے اور مرشد کے مخالفین سے دور رہے۔

فائدہ: بے ادبی بے حرمتی ہے اور بے حرمتی دوری کو چاہتی ہے نہ کہ قُرب کو۔ دیکھو ابلیس اتنی ساری عبادتوں کے باوجود بے ادبی کا مرتکب ہو گیا اور کہا تھا انا خیر منہ

(میں آدم سے بہتر ہوں) اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جدائی اور لعنت کا پٹہ اسکے گلے میں ڈال دیا گیا۔ اسکے برعکس حضرت آدم علیہ السلام جن کے پاس ابھی عبادت کی کوئی پونجی بھی نہیں تھی مگر ادب کی دولت سے مالا مال تھے یوں عرض کیا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا تو اس عاجزی و ادب کے باعث قرب الٰہی عزوجل کا تاج ان کے سر پر رکھ دیا گیا۔ (مطالب الطالب ص 168)

حضرت یحیٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ اس مثال سے یہ بات واضح ہوگئی کہ بے ادبی میں بے حرمتی ہے اور بے حرمتی دوری کا سبب ہے ادب میں حرمت تعظیم ہے اور حرمت تعظیم قرب الٰہی عزوجل کا سبب ہے۔ شریعت باطن کی نگہداشت کا نام ہے، حضرت استاد ابو علی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بندہ اطاعت کے ذریعہ بہشت تک پہنچتا ہے اور جب اپنی طاعت وعبادت میں ادب کو شامل کرلیتا ہے، اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے۔ (مطالب الطالب ص 270) ظاہر کا بے ادب ہونا اسکے باطن کے ناقص ہونے کی علامت ہے۔ یعنی جتنا باطن درست ہوتا جائے گا اتنا ہی ظاہر میں ادب بڑھتا جائے گا۔ جب حضرت جنید نے ابو حفص حداد رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ آپ نے اپنے مریدوں کو شاہانہ آداب سکھائے ہیں؟ جس کے جواب میں حضرت ابو حفص حداد رحمہ اللہ نے عرض کیا! اے ابو قاسم۔ ایسی بات نہیں جو آپ فرمارہے ہیں کہ میں نے ان کو شاہانہ آداب کی تعلیم دی ہے بلکہ ان کے باطن کو صاف کیا ہے اور یہ واضع بات ہے کہ ظاہر کا پسندیدہ ادب اسکے باطن کے اچھا ہونے کی دلیل ہے لہذا باطن جتنا زیادہ باادب ہوگا ظاہر اتنا ہی مؤدب ہوگا باطن جتنا ازیادہ بے نور) بے ادب ہوگا ظاہر بھی اتنا ہی زیادہ بے ادب ہوگا۔ قرآن مجید میں اہل ادب کی تعریف خواجہ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 563) اپنی معرکۃ الآرا تصنیف:

آداب المریدین میں فرماتے ہیں: الاترى كيف مدح الله تعالى اهله وشرف محله بقوله تعالى ان الدين يغضون اصواتهم عند رسول الله اولئك الذين امتحن الله قلوبهم للتقوى له مغفرة واجر۔

ترجمہ: کیا یہ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالی نے اپنے کلام میں اہل ادب کی کس درجہ تعریف کی ہے اور کیسی تکریم فرمائی ہے کہ بے شک جو لوگ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالی نے تقویٰ اور پرہیز گاری کیلئے پاک کر دیا ہے اور مختص کر لیا ہے ان کیلئے بخشش اور اجر عظیم ہے۔

مزید شیخ فرماتے ہیں: اے میرے بیٹے۔ اپنے علم کو نمک اور ادب کو آٹا کی مثل بناؤ کیونکہ کہا گیا ہے التصوُّف کُلُّه آدبٌ۔ سارا تصوف ادب ہے۔ اور جو ادب سے محروم رہا وہ مردود ہوا۔ اور نفس کا ادب یہ ہے کہ تو اسے خیر اور بھلائی سے آشنا کرے۔ اور شر کے کاموں سے اسے روکتا رہے۔ اور علم کو نمک اور ادب کو آٹا بنا دے سے مراد علم تھوڑا ہو تو ادب کہیں زیادہ ہونا چاہیے (مطالب الطالب ص 272)

ادب نمبر 12: مرید پر لازم ہے کہ جب اس کا مرشد اس کے پیر بھائیوں میں سے کسی ایک کو اس سے آگے بڑھا دے یا کوئی منصب عطا کرے تو وہ اپنے مرشد کے ادب کی وجہ سے اپنے اس پیر بھائی کی خدمت اور اطاعت کرے اور حسد ہرگز نہ کرے ورنہ اس کے جمے ہوئے پاؤں پھسل جائیں گے اور اسے بڑا نقصان پیش آئے گا۔

اگر کسی مرید کا یہ ارادہ ہے کہ وہ اپنے پیر بھائیوں سے آگے بڑھ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے مرشد کی خوب اطاعت کرے اور اپنے آپ کو ایسی صفات جن سے مرشد خوش ہوتے ہوں سے آراستہ کر لے جن کے ذریعے وہ آگے بڑھ جانے کا

مستحق ہو جائے اور نیت صالح ہوئی تو اس وقت مرشد بھی اسے اسی پیر بھائی کی طرح دوسرے پیر بھائیوں سے آگے بڑھا دے گا کیونکہ مرشد تو مریدوں کا حاکم اور ان کے درمیان عدل کرنے والا ہوتا ہے بہت کم ہے کوئی مرید اس مرض سے بچ جائے اللہ اپنی پناہ میں رکھے۔ کیونکہ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔

ادب نمبر 13: مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے مرشد کے ادب کو اپنے لیے اشد ضروری جانے اور مرشد سے کرامت کی طلب کبھی نہ کرے اور خلاف عادت کسی کام کا وقوع نہ چاہے نہ ہی کشف اور ان جیسی چیزوں کا مطالبہ کرے۔ حضرت علی بن وفا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے مرید تو اپنے مرشد کے میٹھے کلام یعنی حوصلہ افزائی سے دھوکہ مت کھا، یہ نہ سمجھ کہ تو اب اس کے نزدیک ایک اعلیٰ مقام کو پہنچ گیا ہے یہی سمجھنے میں عافیت ہے کہ یہ مرشد کی شفقت ہے ورنہ حقیقتاً میں اس قابل نہیں۔

ادب نمبر 14: قطب الاقطاب حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تو عارف باللہ کی خدمت کر تیری خدمت کی جائے گی، تو بالخصوص مرشد کے روبرو اس کی ممانعت سے بچ ورنہ تو ملعون ہو جائے گا اور دھتکارا جائے گا جیسا کہ شیطان ملعون ہو گیا اور دھتکارا گیا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو ہی سجدہ کا تارک بن گیا۔ مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے مرشد کو کبھی لفظ کیوں نہ کہے کیونکہ تمام مشائخ نے اتفاق کیا کہ جس مرید نے اپنے مرشد کو کیوں کہا وہ طریقت میں کامیاب نہ ہوگا۔ حضرت سیدنا علی بن وفا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ دکھانے والا تیرا مرشد ایک ایسی آنکھ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ تیری طرف لطف و رحمت سے دیکھتا ہے اور ایک ایسا منہ ہے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ تیری طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس کی رضا سے راضی ہوتا ہے اس کی ناراضگی سے ناراض ہوتا ہے پس اے مرید تو

اس بات کو جان لے اور مرشد کی اطاعت کو لازم کر لے۔

ادب نمبر 15: مرشد کے عیال کی خدمت۔ میں یعنی عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سردار علی مرصفی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا، آپ فرماتے ہیں مرید کے لیے ایک ادب یہ ہے کہ وہ اپنے مرشد کے گھر مرشد کی موجودگی و غیر موجودگی دونوں حالتوں میں کچھ مقرر خرچ مہیا کر کے دے دے، اگر مرید اپنے کپڑے یا عمامہ کے علاوہ اور کوئی چیز نہ پائے، تو وہ ان چیزوں ہی کو بیچ دے اور ان کی رقم سے جس چیز کی مرشد کے اہل و عیال کو حاجت ہے انہیں لے کر دے۔ اور یہ بات وہ شخص پسند نہیں کرے گا جس نے اپنے مرشد کے ادب کی بو بھی نہ سونگھی ہوگی، کیونکہ آداب الٰہی میں سے ایک ادب جو مرشد نے اس مرید کو سکھایا دونوں جہاں اس کے برابر نہیں ہو سکتے پس پگڑی اور کپڑے کا ایک ٹکڑا یہاں کیا حیثیت رکھتے ہیں نیز مرید کو یاد رکھنا چاہیے کہ جب کوئی مرید اپنے مرشد اور اس کے عیال پر اپنا تمام مال بھی خرچ کر دے تب بھی وہ مرید یہ گمان نہ کرے کہ میں نے اپنے مرشد کے سکھائے ہوئے ایک ادب کا بھی حق ادا کر دیا۔

ادب نمبر 16: جامع شرائط مرشد طریقت جس سے مریدین کو فیض باطنی مل رہا ہو، ایسا مرشد مل جائے تو اب مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے دل کو اپنے مرشد کامل کے ساتھ ہمیشہ مضبوط باندھے ہوئے رکھے اور ہمیشہ تابعداری کرتا رہے ہمیشہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام امداد کا دروازہ صرف اس کے مرشد ہی کو بنایا ہے اور یہ کہ اس کا مرشد ایسا مظہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے مرید پر فیوضات کے پلٹنے کے لیے صرف اسی کو معین کیا ہے اور خاص فرمایا ہے اور مرید کو کوئی مدد اور فیض مرشد کے واسطہ کے بغیر نہیں پہنچتا اگرچہ تمام دنیا مشائخ عظام سے بھری ہوئی ہو، یہ قاعدہ اس لیے ہے کہ

مرید اپنے مرشد کے علاوہ اور سب سے اپنی توجہ ہٹا دے کیونکہ اس کی امانت صرف اس کے مرشد کے پاس ہوتی ہے کسی غیر کے پاس نہیں ہوتی۔

حضرت خلیفہ کی پختگی ارادت: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ میرے والد فرماتے رہے کہ خلیفہ ابوالقاسم کو بھی شیخ میر ابوالعلیٰ کی صحبت نصیب ہوئی لیکن حصولِ فیض کا رابطہ اور بیعت کا شرف شیخ ملا ولی محمد سے حاصل تھا۔ ایک دن میر ابو العلیٰ نے حضرت خلیفہ سے فرمایا کہ تم ہم سے بیعت کیوں نہیں کرتے؟ خلیفہ نے عرض کی کہ ملا ولی محمد کی بارگاہ بھی آپ کی بارگاہ کی مظہر ہے۔ اس عاجز نے جب علم ظاہری ان سے حاصل کیا ہے اور حصول علم کے دوران ان سے بے حد محبت پیدا کی تو رابطہ بیعت بھی ان کے ساتھ بہتر سمجھا۔ حضرت امیر ابوالعلیٰ ان کی اپنے مرشد سے پختگی ارادت دیکھ کر اور سن کر تبسم اور تحسین فرمانے لگے۔

(انفاس العارفین شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ ص 73)

امام شعرانی علیہ الرحمہ میزان الشرعیہ الکبری میں فرماتے ہیں کہ جس طرح مذاہب اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید لازم ہے۔ اسی طرح مرید کیلئے بھی ایک ہی پیر سے وابستہ رہنا لازمی ہے (جبکہ اس سے علم باطن حاصل ہو رہا ہو)، مدخل شریف میں ہے کہ مرید کو چاہئے کہ اپنے زمانہ کے تمام مشائخ کے ساتھ نیک گمان رکھے، اور (صرف) اپنے مرشد کامل ہی کے دامن سے وابستہ رہے اور تمام کاموں میں اسی پر اعتماد کرے اور ادھر اُدھر (ٹھوکریں کھانے) اور وقت ضائع کرنے سے بچے۔ (فتاویٰ رضویہ جدید، ج ۲، ص ۴۷۸) پھر فرمایا، ارادت (یعنی اعتقاد) اہم ترین شرطِ ہے بیعت میں۔ بس مرشد کی ذرا سی توجہ درکار ہوتی ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ سوم ص ۳۴۳)

مرید ہوتو ایسا ہو:

ایک مرتبہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر علیہ الرحمہ اپنے مریدین و معتقدین کے ہمراہ تشریف فرما تھے کہ ایک نام نہاد درویش نے آکر نعرہ بلند کیا اور آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوا، اپنی جائے نماز مجھے عنایت فرمادیں۔ تو میں وہ باطنی دولت عطا کروں گا جو تمہیں کسی نے اس سے پہلے نہ دی ہوگی۔ حضرت بابا فرید علیہ الرحمہ کی طبیعت مبارک پر گراں گزرا مگر آپ نے بڑے تحمل مزاجی سے نظر اٹھا کر دیکھا اور پھر سر جھکا کر ارشاد فرمایا کہ فقیر کو اس کے مرشد نے جو عطا کرنا تھا عطا فرما چکے۔ اب دنیا کی تمام نعمتیں آکر کسی غیر کے پاس جمع ہو جائیں تو فقیر نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔ حضرت شیخ زین الدین الخوانی علیہ رحمہ فرماتے ہیں کہ مرید پر واجب ہے کہ اپنے مرشد سے استمداد (مدد طلب کرنے) کو بعینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استمداد سمجھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استمداد کو بعینہ اللہ تعالیٰ سے استمداد سمجھے تا کہ مرید اس طریقے سے اہل اللہ کے طریقے کو پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا (۲۳)

اللہ کا دستور ہے کہ پہلے سے چلا آتا ہے اور ہرگز تم اللہ کا دستور بدلتا نہ پاؤ گے۔

مرید ہونا اس سے سیکھو:

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ تین درویش محبوب الٰہی قدس سرہ کے والد ماجد حضرت نظام الحق والدین قدس سرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کھانا مانگا۔ خادم کو کھانا لانے کا حکم فرمایا گیا۔ خادم نے جو کچھ اس وقت

موجود تھا۔ ان کے سامنے لاکر رکھا۔ ان میں سے ایک نے وہ کھانا اٹھا کر پھینک دیا اور کہا، اچھا کھانا لاؤ۔ حضرت نے اس ناشائستہ حرکت کا کچھ خیال نہ فرمایا بلکہ خادم کو اس سے اچھا کھانا لانے کا حکم فرمادیا۔ خادم پہلے سے اچھا کھانا لے آیا۔ انہوں نے دوبارہ پھینک دیا اور اس سے اچھا مانگا۔ حضرت علیہ الرحمہ نے اور اچھے کھانے کا حکم دیا، غرض انہوں نے اس بار بھی پھینک دیا۔ اور اس سے بھی اچھا مانگا۔ اس پر حضرت علیہ الرحمہ نے اس درویش کو قریب بلایا اور کان میں ارشاد فرمایا کہ یہ کھانا اس مردار بیل سے تو اچھا تھا جو تم نے راستہ میں کھایا۔ یہ سنتے ہی درویش کا رنگ متغیر ہوا۔ (کیونکہ راہ میں تین دن فاقوں کے بعد ایک مراہوا بیل تھا۔ تینوں جان بچانے کیلئے اس کا گوشت کھا کر آئے تھے) درویش حضرت نظام الحق علیہ الرحمۃ کے قدموں پر گر پڑا۔ حضرت علیہ الرحمہ نے اس کا سر اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا اور جو کچھ باطنی فیوضات عطا فرمانا تھے عطا فرما دیئے۔ اس پر وہ درویش وجد میں جھومنے لگا اور کہنے لگا کہ میرے مرشد کامل نے مجھے نعمت عطا فرمائی ہے۔ حاضرین (جو یہ سب معاملے دیکھ رہے تھے کہ اسے تو حضرت نظام الحق علیہ الرحمہ نے نوازا ہے، اس سے کہنے لگے کہ! بیوقوف جو کچھ تجھے ملا وہ تو حضرت رحمہ اللہ کا عطا کیا ہوا ہے۔ یہاں تک تو بالکل خالی آیا تھا۔ تو وہ قلندر (کیف وسرور کی مستی میں) بولا! بے وقوف تم ہو۔ اگر میرے پیر ومرشد نے مجھ پر نظر نہ کی ہوتی تو حضرت علیہ الرحمہ مجھ پر نظر کرم کب فرماتے۔ یہ اسی نظر (یعنی توجہ مرشد) کا سبب ہے۔ اس پر حضرت نظام الحق علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا۔ یہ سچ کہتا ہے۔ پھر فرمایا بھائیو! مرید ہونا اس سے سیکھو۔ (الملفوظ حصہ اول ص ۱۶)

معلوم ہوا کہ مرید کو ملنے والا فیض بظاہر کسی بھی بزرگ یا صاحب مزار سے ملے مگر اسے اپنے مرشد کامل کا فیض ہی تصور کرنا چاہئے۔ بلکہ کسی بھی مزار پر حاضری

کے وقت بھی تصور مرشد کو ہی مدنظر رکھنا چاہئے۔

ادب نمبر 17: اپنے پیر بھائی کے حقوق کو ادا کرے۔ سرکار مبارک کے حکم سے رسالہ کے آخر میں پیر بھائیوں کے چالیس حقوق بھی بیان کر دیئے ہیں۔

شیخ کے ساتھ صحبت کے آداب:

شیخ کے ساتھ صحبت کے آداب میں سے بھی ہے کہ مرید شیخ کے احوال کو غور سے سیکھے۔ اور اسکی رضا کو حاصل کرنے کی خوب کوشش کرے اور ہر وقت شیخ کے سامنے عاجزی وانکساری کا اظہار کرے اور اسی میں تریاق اور شفاء سمجھے۔ کیونکہ مشائخ کے قلوب طریقت کے راستے کے تریاق ہوتے ہیں۔ پس جس کو یہ سعادت حاصل ہو گئی تو اس کا مطلب پورا ہو گیا اور اس نے ہر طرف سے بھٹکنے سے نجات حاصل کر لی۔ بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ سب سے بڑی محرومی یہ ہے کہ تو اولیاء اللہ کے پاس بیٹھے اور ان سے کچھ حاصل نہ کرے۔ اور یہ صرف باطن یا ظاہر میں اولیاء کی بے ادبی کی وجہ سے ہوتا ہے ورنہ اولیاء اللہ کی طرف سے تو کوئی کنجوسی نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی کوئی کمی ہوتی ہے۔

شیخ ابن العربیؒ نے فرمایا کہ یہ بڑی بات نہیں کہ تجھے طلب عطا کی جائے بلکہ شان یہ ہے کہ تجھے حسن ادب عطا کیا جائے۔ کسی بادشاہ نے بایزید رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کی تو اس نے کہا یہاں کوئی آدمی ہے جو بایزید رضی اللہ عنہ سے ملا ہو اور ان کا کلام سنا ہو؟ تو لوگوں نے وہاں ایک عمر رسیدہ آدمی کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ ان آدمیوں میں سے ہے جو آپ رضی اللہ عنہ سے ملا اور آپکا کلام سنا تو بادشاہ نے اس سے کہا۔ کیا تو نے انکا کلام سنا ہے؟ تو بوڑھے نے جواب دیا کہ میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے میری زیارت کی اسے جہنم کی آگ نہیں جلا

سکتی۔تو بادشاہ نے اس بات کو بڑا سمجھا اور عجیب سمجھا۔اور کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابولہب نے دیکھا حالانکہ اسے تو آگ جلائے گی تو بایزید رضی اللہ عنہ نے کیسے فرمایا ہے کہ جس نے میری زیارت کی اسے جہنم کی آگ نہیں جلا سکتی، تو اس بوڑھے نے جواب دیا کہ ابولہب نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھا بلکہ اس نے ابو طالب کے بھتیجے کو دیکھا ہے اسی وجہ سے اسے آگ جلائے گی تو بادشاہ مراد کو سمجھ گیا اور اسے یقین ہو گیا کہ ابولہب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عزت و اکرام اور اس عقیدے سے نہیں دیکھا جس کے حقدار آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔اگر وہ یقین سے زیارت کر لیتا تو اسے آگ نہ جلاتی، مطلب ایمان نصیب ہو جاتا۔اے بھائی! اگر تو قطبِ وقت کے پاس بیٹھے اور انکا ادب نہ کرے تو تیری یہ ملاقات تجھے کچھ فائدہ نہیں دے گی بلکہ اسکا نقصان اس کے نفع سے زیادہ نقصان ہے۔مرید کو شیخ کی عزت والی چیزوں کو لازم پکڑ نے سے ہی ترقی حاصل ہوتی ہے۔اور اسی طرح مرید ہر وہ کام کرے جس میں اسکے شیخ کی عزت ہو خلاصہ کلام یہ ہے کہ مرید کو بھی ترقی حاصل نہیں ہو سکتی یہاں تک کہ شیخ کی عزت والی حرمت والی چیزوں کو لازم نہ پکڑ لے۔شیخ ابومدین رحمہ اللہ نے اس بارے میں فرمایا ہے جس پر شیخ کا کوئی نقص ظاہر ہو تو وہ اس سے نفع حاصل نہیں کر سکتا اس وجہ سے مرید کی شرائط میں سے ہے کہ مرید اپنے شیخ کے ہوتے ہوئے کسی اور کی صحبت میں نہ جائے۔تا کہ اس کے دل میں اپنے شیخ کے علاوہ کسی اور شیخ کی حرمت واقع نہ ہو۔تو جتنا اس سے شیخ کی حرمت ساقط ہو گی اتنا ہی اس پر طریقت کا راستہ لمبا ہو جائے گا اور نفع سے محروم رہے گا۔حضرت ابراہیم بن شیبان رحمہ اللہ کا فرمان: جس مرید نے شیخ کی عزت کو ترک کر دیا وہ جھوٹے دعووں میں مبتلا ہو جائے گا، اور اس وجہ سے ذلیل ورسوا ہو گا۔

1۔ سچی بات بہت اچھی اور عمدہ چیز ہے اور طالب کو چاہیے جھوٹ نہ بولے شیخ

کے سامنے اور شیخ کے متعلق جھوٹ بولنے سے بچتا رہے۔

2۔ مرشد کے آستانہ عالیہ شریف پر شریعت کا خاص اہتمام کرے۔

3۔ شیخ کے ساتھ خیانت کا برتاؤ نہ کرے حتی کہ شیخ کے کلام، راز اور اسرار کے معاملات میں بھی امانت کا ثبوت دے جو شخص معمولی چیزوں میں خیانت کا مرتکب ہو وہ اسرار اور احوال باطنیہ کے معاملے میں کب امین بنایا جاسکتا ہے۔اس سلسلے میں بے احتیاطی سے احوال بھی سلب ہوجاتے ہیں۔

4۔ جو کچھ اپنی ذات کیلئے محبوب جانتا ہے اس پر دل سے کار بند ہو شیخ کی مجلس میں شیخ کی بات سننے کی نیت سے جائے اپنی بات سنانے کا شوق لے کر نہ جائے۔

5۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے ایک آدمی کو ابو حفص نیشاپوری کی خدمت میں دیکھا جو نہایت خاموشی سے شیخ اور رفقاء کی خدمت میں مصروف ہے میں نے اس کے متعلق پوچھ گچھ کی تو مجھے ایک رفیق نے بتایا۔ یہ آدمی حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لگا رہتا ہے اور ہم سب کی خدمت بھی کرتا ہے اس نے اپنے شیخ کیلئے دو لاکھ درہم خرچ کیے مگر اب تک کے شیخ کے سامنے ایک کلمہ تک زبان سے نہیں نکالا۔

6۔ شیخ سے اس بات کا مطالبہ یا تقاضا نہ کرے کہ مجھے اگلے منازل سلوک تک ترقی دی جائے جیسے اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام سے فرمایا: قَالَ یٰمُوْسٰۤی اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَ بِكَلَامِیْ ۖ فَخُذْ مَاۤ اٰتَیْتُكَ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ O: اے موسیٰ علیہ السلام میں نے تجھے اپنے پیغامات کیلئے چن لیا ہے اس لئے جو کچھ میں نے تجھے دے دیا

ہے اسے لے لے اور شکر گزاروں میں ہو جا۔ اس لیے طالب صادق کو چاہیے جو منازل سلوک طے ہوتے ہیں ان کی حفاظت کرے اور اللہ کا شکر ادا کرے۔ اللہ عزوجل اپنے وعدے کے مطابق اور عطا کرے گا۔

7۔ شیخ کی مجلس میں بیٹھا ہو تو شیخ کے چہرے کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر نہ دیکھے، دیکھنے کا انداز بھی مؤدبانہ ہو۔

8۔ شیخ سے کوئی بات پوچھے تو سیکھنے کی غرض سے اور طالب غلامانہ انداز سے پوچھے، اعتراض کے طور پر سوال نہ کرے کیونکہ شیخ پر اعتراض فیض کو روک دیتا ہے جیسا کہ شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے عوارف المعارف میں فرمایا ہے: جس شخص نے شیخ کے جواب کا احترام ملحوظ نہ رکھا وہ شیخ سے فیض سے محروم ہو گیا اور جس شخص نے شیخ کے جواب میں 'نہیں' کہہ دیا وہ بھی کامیاب نہیں ہوگا۔ اگر شیخ کی رائے سے بہتر کوئی صورت سالک کی معلومات میں موجود ہو تو یوں کہے کہ اس مسئلے کی ایک اور صورت بھی ممکن ہے شاید وہ بہتر ہو عرض کروں؟۔

9۔ چلتے وقت شیخ کے آگے نہ چلے کما قال اللہ تعالی لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ یعنی اپنے مربی کی عزت اور اسکا احترام کرنا اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احترام ہے۔

10۔ شیخ کی خدمت میں جب حاضر ہو تو خالی ہاتھ نہ جائے۔

11۔ شیخ کی عدم موجودگی میں شیخ کے جانشین کا احترام اسی طرح کرے جس طرح شیخ کا احترام کرتا ہے۔ اس میں کوتاہی نہ کرے بالخصوص اصحاب مناصب کی عزت کرے اور احترام نہایت ضروری ہے۔ اور یہ ادب واحترام شرعی حدود کے اندر رہو۔

12۔ جس شخص سے فیض لینا مقصود ہو اسکے پاس مدعی بن کر نہ جائے اپنے کمالات کا اظہار نہ کرتا رہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے واقعہ میں کیا عمدہ تعلیم دی گئی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے الفاظ قابل غور ہیں: لا تبعد ان تعلمن مما علمت رشدا ۔کہا میں آپ کی پیروی اس غرض سے کروں کہ آپ مجھے وہ کچھ سکھائیں جو بھلائی آپ کو سکھائی گئی ہے۔ اتباع اور اطاعت نہ کرنے سے انسان انسانیت کے مقام سے گر جاتا ہے۔ فالکلب بعد طاعته مالکه صار فی حکم المالك ای فی حکمه الانسان والمالك بمعصیته مولاه صارا سوء من الکلب ۔(ترجمہ) کتا اپنے مالک کی اطاعت کیوجہ سے انسان کے حکم میں آگیا اور انسان اپنے رب کی نافرمانی کر کے کتے سے بھی بدتر ہو گیا۔ دیکھئے شکاری کتا کیسے مالک کے سدھارنے سے پورا مطیع بن جاتا ہے کہ جب اسے شکار پر چھوڑا جاتا ہے تو اس کا مارا ہوا شکار بھی حلال ہوتا ہے گویا کتا ذابح انسان کے حکم میں آ گیا اور بلعم بالباعور جیسا انسان تھا اپنے رب عزوجل کی نافرمانی کر کے کتے سے بھی بدتر ہو گیا۔ اور کتے کی شکل میں جہنم جائے گا (فتاوی عزیزی)۔

13۔ شیخ کی وفات کے بعد بھی شیخ کا ادب اسی طرح کرنا چاہئے اور شیخ کے رشتہ داروں کا بھی احترام کرنا چاہئے۔

14۔ شیخ کے سامنے شیخ کے آنے کی صورت میں کھڑا ہونا ادب کی ایک صورت مروجہ ہے لیکن اس میں اختلاف ہے اس سلسلے میں احتیاط کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ شرح بخاری جلد 4 صفحہ 65 میں ذکر کیا گیا:۔ یہ بات جان لو کہ شیخ یا استاذ کیلئے کھڑا ہونے کی اجازت ہے بلکہ مستحب طریقہ ہے

بشرطیکہ وہ قابل احترام ہستی اس شخص کی طرف آ رہی ہو۔ اسی طرح اپنے استاذ یا شیخ کے پاؤں اور ہاتھوں کو بھی چومنا جائز ہے

15۔ ایسا ادب بجالانے سے پرہیز کرے جو شیخ کو تکلیف دے یا جہلاء کو شیخ پر انگلیاں اٹھانے کا موقعہ ملے مثلاً شیخ پر نوٹ پھینکنا بعض اوقات ایسا کرنے سے محفل کا عروج ہی ختم ہو جاتا ہے ایسی حرکت ہر ایک کو نہیں جچتی۔

اظہار ادب کی یہ مذکورہ سب صورتیں مستحسن یا مستحب سمجھ لینے کے بعد اپنی طرف سے ادب کے اظہار کی نئی نئی صورتیں اختیار کرنے کی اجازت نہیں مثلاً شیخ کے سامنے جہلاء کی طرح ہندوانہ انداز سے ہاتھ جوڑ کر جھک جانا یا سجدہ کی طرح سر رکھ دینا قطعی طور پر حرام ہے۔

پیرومرشد کے حقوق

(۱) یہ اعتقاد کرے کہ میرا مطلب اسی مرشد سے حاصل ہوگا اور اگر دوسری طرف توجہ کرے گا تو مرشد کے فیوض و برکات سے محروم رہے گا۔ (۲) ہر طرح مرشد کا مطیع ہو اور جان و مال سے اس کی خدمت کرے کیونکہ بغیر محبت پیر کے کچھ نہیں ہوتا اور محبت کی پہچان یہی ہے۔ (۳) مرشد جو کچھ کہے اس کو فوراً بجالائے اور بغیر اجازت اس کے فعل کی اقتدا نہ کرے کیونکہ بعض اوقات وہ اپنے حال و مقام کے مناسب ایک کام کرتا ہے کہ مرید کو اس کا کرنا زہر قاتل ہے۔ (۴) جو وِرد وظیفہ مرشد تعلیم کرے اس کو پڑھے اور تمام وظیفے چھوڑ دے خواہ اس نے اپنی طرف سے پڑھنا شروع کیا ہو یا کسی دوسرے نے بتایا ہو۔ (۵) مرشد کی موجودگی میں ہمہ تن اسی کی طرف متوجہ رہنا چاہئے یہاں تک کہ سوائے فرض و سنت کے نماز نفل اور کوئی وظیفہ اس کی اجازت کے بغیر نہ پڑھے۔ (۶) حتی الامکان ایسی جگہ نہ کھڑا ہو کہ اس کا سایہ

مرشد کے سایہ پر یا اس کے کپڑے پر پڑے۔(۷)اس کے مصلے پر پیر نہ رکھے۔(۸)اس کی طہارت یا وضو کی جگہ طہارت یا وضو نہ کرے۔(۹)مرشد کے برتنوں کو استعمال میں نہ لائے۔(۱۰)اس کے سامنے نہ کھانا کھائے نہ پانی پیئے اور نہ وضو کرے، ہاں اجازت کے بعد مضائقہ نہیں۔(۱۱)اس کے روبرو کسی سے بات نہ کرے، بلکہ کسی کی طرف متوجہ بھی نہ ہو۔(۱۲)جس جگہ مرشد بیٹھتا ہو اس طرف پیر نہ پھیلائے اگرچہ سامنے نہ ہو۔(۱۳)اور اس طرف تھوکے بھی نہیں۔(۱۴)جو کچھ مرشد کہے اور کرے اس پر اعتراض نہ کرے کیونکہ جو کچھ وہ کرتا ہے اور کہتا ہے اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو حضرت موسیٰؑ و خضر علیہما السلام کا قصہ یاد کرے(۱۵)اپنے مرشد سے کرامت کی خواہش نہ کرے۔(۱۶)اگر کوئی شبہہ دل میں گزرے تو فوراً عرض کرے اور اگر وہ شبہہ حل نہ ہوتا تو اپنے فہم کا نقصان سمجھے اور اگر اس کا کچھ جواب نہ دے تو جان لے کہ میں اس کے جواب کے لائق نہ تھا۔(۱۷)خواب میں جو کچھ دیکھے وہ مرشد سے عرض کرے اور اگر اس کی تعبیر ذہن میں آئے تو اسے بھی عرض کردے۔(۱۸)بے ضرورت اور بے اذن مرشد سے علیحدہ نہ ہو۔(۱۹)مرشد کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرے اور بلند آواز سے بات نہ کرے اور بقدرِ ضرورت مختصر کلام کرے اور نہایت توجہ سے جواب کا منتظر رہے۔(۲۰)اور مرشد کے کلام کو دوسرے سے اس قدر بیان کرے جس قدر لوگ سمجھ سکیں اور جس بات کو یہ سمجھے کہ لوگ نہ سمجھیں گے تو اسے بیان نہ کرے۔(۲۱)اور مرشد کے کلام کو رَد نہ کرے اگرچہ حق مرید ہی کی جانب ہو بلکہ اعتقاد کرے کہ شیخ کی خطا میرے صواب سے بہتر ہے(۲۲)اور کسی دوسرے کا سلام و پیام شیخ سے نہ کہے۔(۲۳)جو کچھ اس کا حال ہو برا یا بھلا اسے مرشد سے عرض کرے کیونکہ مرشد طبیب قلبی ہے اطلاع کے

بعداس کی اصلاح کرے گا مرشد کے کشف پر اعتماد کر کے سکوت نہ کرے۔(۲۴) اس کے پاس بیٹھ کر وظیفہ میں مشغول نہ ہو اگر کچھ پڑھنا ہو تو اس کی نظر سے پوشیدہ بیٹھ کر پڑھے۔(۲۵) جو کچھ فیض باطنی اسے پہنچے اسے مرشد کا طفیل سمجھے اگرچہ خواب میں یا مراقبہ میں دیکھے کہ دوسرے بزرگ سے پہنچا ہے تب بھی یہ جانے کہ مرشد کا کوئی لطیفہ اس بزرگ کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔(کذافی ارشادرحمانی)

(عارف رومی علیہ الرحمہ نے فرمایا۔ت): ؎ چوں گرفتی پیر ہین تسلیم شو: ہمچو موسیٰ زیر حکم خضر رو: صبر کن برکار خضرائے بے نفاق : تانگوید خضر روہذا فراق۔

جب تو نے پیر بنالیا تو خبردار اب سر تسلیم خم کرلے، موسیٰ علیہ السلام کی طرح حضر علیہ السلام کے حکم کے نیچے ہو جا: اے بے نفاق! خضرت کے کام پر صبر کر: تانکہ خضر یہ نہ کہہ دیں "تو جا" یہ دوری ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ تمام حقوق صحیح ہیں، ان میں بعض قرآن عظیم اور بعض احادیث شریفہ اور بعض ارشادات اولیاء سے ثابت ہیں اور اس پر خود واضح ہیں جو معنی بیعت، سمجھا ہوا ہے، اکابر نے اس سے بھی زیادہ آداب لکھے ہیں، "ان آداب پر عمل نہ کریں گے مگر بڑی توفیق والے"، اور ادب نمبر ۱۷، سے شیطانی خواب مستثنیٰ ہے کہ اسے بیان کرنے کو حدیث میں منع فرمایا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۲۶ ص ۵۸۱)

قطب الاقطاب حضرت سید محمد حسینی خواجہ بندہ نواز گیسودراز رحمۃ اللہ علیہ نے آپنی کتاب (خاتمہ) آداب شیخ بیان کئے اور مرید کیلئے کچھ ضروری آداب بیان کیے ان کو میں مختصر انداز میں بیان کرتا ہوں تانکہ ایک ہی مجلس میں ان آداب کو بیان

کرنا آسان ہو جائے۔

ایک مجلس میں مختصر درس آداب مرشد کا بیان

احترام شیخ: ایک مرید جب اپنے پیر کی مجلس میں حاضر ہو تو اس کو اس طرح دیکھے جیسے کوئی اپنے محبوب کو دیکھتا ہو۔ پیر کے سامنے کسی قسم کی بے ادبی نہ کرے۔ پشت اس کی طرف نہ ہونے دے۔ اس کے روبرو۔ بیٹھا ہو تو دائیں بائیں نہ دیکھے۔ زور سے نہ بولے اور نہ کسی کو زور سے پکارے۔ اس کے سامنے کچھ نہ کھائے ہاں اگر پیر کی طرف سے عطا ہو تو کھائے۔ اگر کھانا کھانے کا اتفاق ہو تو لقمہ چھوٹا اٹھائے اور کھاتے وقت ایک دانہ بھی نیچے نہ گرنے دے۔

اپنی انگلیوں کو کھانے سے آلودہ نہ کرے۔ ایک مرید دنیاوی کاموں میں اپنے پیر کو اپنی ہی طرح سمجھے، لیکن امور الٰہی میں اس کو پیغمبروں اور احمد خاتم رسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قائم مقام سمجھنا چاہیئے۔ پیر کی مجلس کو مجلس حق تصور کرنا چاہیے۔ ایک مرید اپنے پیر کی باتوں کو شریعت کی میزان پر تولے۔ اگر شریعت کے مطابق ہوں تو ان پر عمل کرنا ضروری ہے اور اگر کوئی بات بظاہر شرع کے خلاف ہو تو اس پر غور و تامل کرے اور اگر اس میں کوئی خاص عذر یا راز معلوم ہو تو اس پر عمل کرے کیونکہ پیر بعض ایسے حقائق سے واقف ہوتا ہے جن سے ایک مرید بالکل ناواقف ہوتا ہے۔ ایک مرید پیر کے سامنے مراقبہ یا ذکر میں مشغول نہ ہو لیکن کسی حال میں بھی پیر سے غافل نہ رہے۔ پیر سے غافل رہنا بڑی محرومی ہے۔ ایک مرید جہاں بھی ہو اس کا دل پیر کے تصور سے خالی نہ ہو۔ پیر کا نام ہر وقت زبان پر ہو اور رفتار، گفتار، وضع قطع میں اس کا اتباع ضروری ہے۔ اس کا ایک حکم بجالانے سے مرید ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں وہ سو سال کی عبادت سے نہیں پہنچ سکتا ہے۔ پیر جس کام کا حکم دے مرید سمجھے کہ یہ حکم

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مرشد کی زبان سے جاری کیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی گفتگو میں اشارۃً کنایۃً بھی کسی کے پیر کی اہانت کرتا ہو تو اس سے مرید اسی طرح دور رہے جس طرح کہ ایک زاہد بندہ شیطان سے دور رہتا ہے۔ اگر پیر کی طرف سے کوئی لباس یا کپڑا ملے تو اس کو بڑے احترام سے رکھے۔ پیر کے بیٹھنے کی جگہ کا بھی پورا احترام کرے۔ پیر کی زندگی میں کوئی مرید کسی دوسرے پیر کی تلاش نہ کرے۔ اگر پر مرید کو نامشروع کاموں کی دعوت دینا ہو تو مرید ایسے پر کو چھوڑ دے لیکن اس طرح کہ پیر کو معلوم نہ ہو کہ اس نے بد اعتقادی کی وجہ سے علیحدگی اختیار کی ہے۔

احترام شریعت: ایک مرید حقیقت و طریقت کو شریعت کی ضد نہ سمجھے بلکہ ان میں سے ہر ایک کو دوسرے کا خلاصہ تصور کرے جس طرح اخروٹ کا مغز اخروٹ کے چھلکے سے بظاہر مختلف معلوم ہوتا ہے پھر بھی مغز کا جز چھلکے میں اس طرح ملا ہوتا ہے کہ اس سے بھی تیل نکلتا ہے۔ اسی طرح حقیقت، طریقت اور شریعت تینوں ایک ہی ہیں۔

تزکیۂ اخلاق: جب تک ایک شخص تمام دنیاوی چیزوں سے فارغ نہ ہو جائے راہ سلوک میں گامزن نہ ہو، جب وہ کسی کا مرید ہو کر خلوت میں بیٹھے تو اپنے اور دوسروں کے تمام حقوق ادا کرے۔

اس کے پاس عورتیں اور بیویاں اور کنیزیں زیادہ نہ ہوں۔ اس میں مطلق ریا اور غصہ نہ ہو۔ دنیا داروں کی مجلسوں اور محفلوں سے دور رہے۔ اگر کوئی اس کا مال بھی لے لے تو اس کے لیے شور وغوغا نہ کرے۔

وہ کسی دوسرے کے خیر و شر سے واسطہ نہ رکھے، اس کے دل میں جتنی ہوس ہو اس کو دور کر دے۔ اگر دور نہ ہو تو مجاہدہ کرتا رہے۔

اس کو ہمیشہ اپنی موت کا منتظر رہنا چاہیے، ایسی تفریح سے (جو جائز بھی ہو)

پرہیز کرے۔ آج کا کام کل پر نہ اٹھائے رکھے تھے، کسی حال میں اپنے نام کی خود سے شہرت نہ دے۔ بازار صرف شدید ضرورت کے وقت جائے ہے، فقہاء نے طہارت ولطافت کی جو باتیں بتائی ہیں ان پر عمل کرے۔

بھوک، پیاس اور شب بیداری کو دوست رکھے، غلاموں اور خادموں سے سختی سے پیش نہ آئے، لوگوں کی آمدورفت اپنے پاس زیادہ نہ ہونے دے،

امیروں کی صحبت سے گریز کرے، اگر کوئی دو وقت مسلسل اس کو کھانا لا کر دے تو تیسرے وقت اس کی صحبت سے احتراز کرے کیونکہ فاقہ نفس کی شکستگی کے لیے ضروری ہے۔

مصیبت کے وقت مضطرب نہ ہو کسی حال میں نہ روئے۔ روئے تو اس کے لیے کہ کہیں منزل مقصود (معرفت خداوندی کے حصول) تک پہنچنے سے پہلے اس کو موت نہ آجائے ہے۔

اپنی درازی عمر کے لیے خداوند تعالیٰ سے دعا کرے تاکہ راہ سلوک میں اس کو ترقی درجات حاصل ہو۔

سخت ضرورت کے وقت مثلاً مہمان کے آنے یا حقوق ادا کرنے یا صلہ رحمی کے لیے یا غایت بھوک کی حالت میں قرض لے سکتا ہے لیکن پھر قرض ادا کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔

ایک پیر بھائی کے دوسرے پیر بھائی پر حقوق

پندونصائح کا فرض انجام نہ دے کیونکہ یہ کام کاملوں کا ہے۔ سلوک پر کوئی کتاب لکھنے کی بھی کوشش نہ کرے، کیونکہ یہ کام عارفوں کا ہے۔ زیادہ تر خاموش رہے۔

پہلا حق: پیر بھائی کے عیوب سے چشم پوشی کرنا۔

دوسرا حق: پیر بھائی پر ملامت نہ کرے، یعنی ایک پیر بھائی کا دوسرے پیر بھائی پر حق یہ ہے کہ پیر بھائی سے کچھ دیکھے خلاف شریعت کام تو جتنا ہو سکے اسے خوبصورت تاویل پر محمول کرے پھر اگر اسے کوئی تاویل نہ مل سکے تو اپنے اوپر ملامت کرے۔ سید ابراہیم دسوقی رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت میں یہ بات مذکور ہے کہ تم اپنے پیر بھائی پر اس کے ظاہر حال، اس کے لباس، اس کے مشروب پر انکار مت کرو کیونکہ انکار اللہ سے انقطاع اور دوری کو پیدا کرتا ہے کسی شخص پر انکار نہ کیا جائے جب تک کہ وہ کسی ایسے ممنوع کام کا ارتکاب نہ کرے جس کی ممانعت شریعت مطہرہ نے تصریح نہ فرمائی ہو۔

تیسرا حق: پیر بھائی کے لیے اچھی چیزوں کی امید رکھے۔

چوتھا حق: پیر بھائی کی گزشتہ لغزش کی طرف نہ دیکھے۔ حدیث پاک میں آتا ہے جو شخص کسی کا عیب دیکھ کر اسے چھپا دے وہ اس شخص کی طرح ہیں جس نے قبر سے زندہ در گور بچی کو زندہ کر دیا (مسند امام احمد: رقم 17265)۔

پانچواں حق: پیر بھائی کو کسی گناہ وغیرہ کی عار نہ دلائے، حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب تمہیں کسی کے گناہ کی خبر پہنچے اور حاکم کے ہاں اس کا یہ گناہ ثابت نہ ہو تو تم اسے اس گناہ کی عار مت دلاؤ، جو لوگ اس کے اس گناہ کو لوگوں میں مشہور کریں انہیں جھوٹا کہو بالخصوص اگر وہ شخص تمہارے درمیان رہتا ہو یہ اس لیے کیونکہ اصل یہ ہے کہ مومن گناہوں سے اور معاصی سے بری ہے حتی کہ حاکم کے پاس سچی گواہی دی جائے پھر حاکم کے پاس ثابت ہونے کے بعد بھی تم اسے عار دلانے سے بچو کیونکہ ہو سکتا ہے اللہ تعالی اسے اس گناہ سے عافیت دے دے اور تمہیں اس میں مبتلا کر دے۔ ترمذی شریف کی حدیث پاک ہے جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو کسی گناہ کی عار دلائی تو وہ نہیں مرے گا حتی کہ یہی گناہ وہ خود کرے گا یعنی مرنے سے پہلے وہ عار دلانے والا خود بھی اس گناہ میں مبتلا ہو جائے گا۔ (ترمذی 2505)

چھٹا حق: پیر بھائی کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھے۔

ساتواں حق: ایک پیر بھائی دوسرے پیر بھائی کے لیے آئینہ کی مانند ہے۔

آٹھواں حق: پیر بھائی بیمار ہو جائے تو اس کی عبادت کرنا۔ ابو داود شریف کی حدیث پاک ہے کہ جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لیے بندہ جاتا ہے 70 ہزار فرشتے اس کے ساتھ ہوتے ہیں جو صبح و شام اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ (ابوداؤد 3090)

نواں حق: ایک پیر بھائی دوسرے پیر بھائی سے بغض نہ رکھے۔ سیدی علی خواص رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں ہیں کہ جن کے ساتھ حق تعالی نے ہمیں عداوت رکھنے کا حکم دیا ہے ان لوگوں کے ساتھ ہماری عداوت یہ عداوت شرعیہ ہے اس کی ذات کی وجہ

سے ہماری عداوت یہ عداوت طبعیہ ہے سعادت عداوت شریعہ میں ہے نہ کہ عداوت طبعیہ میں اور زیادہ تر لوگوں میں کسی شخص سے بغض اس کی ذات کی وجہ سے ہوتا ہے، وہ اس کی ذات کو کجا اس کی اولاد کو بھی ناپسند سمجھتے ہیں یہ نفسانی عداوت ہے کسی بھی بندے کو ذاتی طور پر حقیر سمجھنا عین جہالت ہے۔

دسواں حق: ایک پیر بھائی دوسرے پیر بھائی کی خوبیاں اور محاسن زیادہ سے زیادہ پھیلائے۔

گیارواں حق: عباداتِ مسنونہ پر اپنے پیر بھائی کی حاجات ضروریہ کو مقدم کرنا۔

بارواں حق: پیر بھائی کی معذرت کو قبول کرنا۔

تیرواں حق: پیر بھائی دوسرے پیر بھائی سے حسد نہ کرے۔ حدیث پاک میں ہے حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

(سنن ابوداؤد حدیث نمبر 4903)۔

چودواں حق: سفر کا ارادہ کرے تو اپنے پیر بھائی کو الوداع کرے۔ پندرواں حق: پیر بھائی سفر سے واپسی آئے تو اس کو مبارکباد دے۔

سولواں حق: اپنے پیر بھائی سے مصافحہ کرے تو تبرک کی نیت سے کرے اور اس دوران درود پاک پڑھے۔

ستارواں حق: پیر بھائی سے حتی الامکان ناراض نہیں ہونا چاہیے۔

اٹھارواں حق: پیر بھائی کے راز کو چھپائے۔

انیسواں حق: پیر بھائی کی غیبت کرنے والے کی تصدیق نہ کرے۔ امام غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: جس شخص کے پاس کسی کی چغلی لگائی جائے تو اس شخص پر چھ

چیزیں لازم ہیں۔

(1) چغل خور کی تصدیق نہ کرے۔

(2) چغل خور کو چغلی لگانے سے منع کرے۔

(3) اللہ کی رضا کے لیے چغل خور شخص سے بغض رکھے۔

(4) جس شخص کی چغلی لگائی گئی اس کے بارے میں بدزنی کا شکار نہ ہو۔

(5) چغلی کو ثابت کرنے اور اس کو سرچ کرنے کی ٹو میں نہ رہے۔

(6) جس شخص کی چغلی لگائی گئی ہے اس کو آگے حکایت نہ کرے یعنی اس کو نہ بتائے۔

بیسواں حق: پیر بھائی کی عزت کا تحفظ کرنا۔

اکیسواں حق: پیر بھائی کو عبادت کے لیے جگانا۔

بائیسواں حق: پیر بھائی سے مداہنت نہ کرنا۔ ایک پیر بھائی کا دوسرے پیر بھائی پر حق ہے کہ وہ اس سے باطن کے خلاف ظاہر نہ کرے یعنی باطن میں کچھ اور ہو ظاہر میں کچھ اور ہو، یہ مداہنت ہے اور مداہنت کا مطلب یہ ہے کہ پیر بھائی سے اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کرنے کا ارادہ ہو اسی مقصد کے تحت اس سے اچھا سلوک کرے تو یہ مداہنت ہے۔

تئیسواں حق: ایک پیر بھائی کا دوسرے پیر بھائی پر حق ہے کہ وہ اپنے پیر بھائی کے لئے نفس میں تکبر یا نفاق محسوس کرے تو اس چیز کو باطن سے زائل کرنے میں بھرپور کوشش کرے۔

حکایت: ایک شخص نے حضرت ابوبکر کتانی رحمہ اللہ کی صحبت اختیار کی (شیخ کتانی فرماتے ہیں) وہ شخص میرے دل پر بوجھ بننے لگا یعنی مجھے اس سے عار، محسوس ہونے

لگی، تو میں نے اس شخص کو کوئی چیز تحفہ دی تا نکہ میرے دل سے اس کی عار ختم ہو جائے مگر وہ زائل نہ ہوئی، تو میں نے ایک دن تنہائی میں اس سے کہا ''تم میرے رکسار پر اپنا پاؤں رکھو'' مگر اس شخص نے انکار کر دیا میں نے اس کو کہا تمہیں یہ کام لازمی کرنا پڑھے گا تو اس نے جب ایسا کر دیا تو میرے دل (باطن) میں تکبر وغیرہ کی جو بو تھی وہ سب زائل ہو گئی۔

چوبیسواں حق: پیر بھائی کی نصیحت کو قبول کرے۔

پچیسواں حق: ایک پیر بھائی کا دوسرے پیر بھائی پر حق یہ بھی ہے کہ وہ اپنے پیر بھائی سے پختہ وعدہ کرے اس بات کا، کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرما دے گا تو وہ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گا جب تک اس کا پیر بھائی جنت میں داخل نہ ہو گا اگر چہ اس کے اس پیر بھائی کے حساب و کتاب میں طویل عرصہ گزر جائے، یہ بھی اپنے پیر بھائی سے پختہ وعدہ کرے کہ بروز قیامت اپنی نیکیوں میں سے اپنے پیر بھائی کو حصہ دے کر فیاضی کا مظاہرہ کرے گا۔

چھبیسواں حق: اللہ تعالیٰ کی حدود تجاوز نہ کرنے کی طرف اپنے پیر بھائی کی رہنمائی کرے۔

ستائیسواں حق: اپنے پیر بھائی کے تشریف لانے پر کھڑا ہو کر استقبال کرے۔

اٹھائیسواں حق: پیر بھائی سے جھوٹ نہ بولے۔

انتیسواں حق: پیر بھائی کے لیے مغفرت کی دعا کرے۔

تیسواں حق: پیر بھائی سے بغض وعداوت اور حسد نہ رکھے۔

اکتیسواں حق: ایک پیر بھائی کا دوسرے پیر بھائی پر حق ہے کہ وہ جب اپنے بھائی سے بات کر رہا ہو تو جب تک وہ بات کرنے سے فارغ نہ ہو تب تک اپنی نگاہ کو اپنے پیر بھائی کے چہرے کی طرف اٹھائے رکھے بلاشبہ یہ بھی خالص محبت میں اضافہ کا باعث ہے۔

بتیسواں حق: ایک پیر بھائی دوسرے پیر بھائی کا امتحان نہ لے۔

تینتیسواں حق: ایک پیر بھائی سے عزت واحترام اور تعظیم کے ساتھ ملے۔

چونتیسواں حق: ایک پیر بھائی کا دوسرے پیر بھائی پر حق ہے کہ وہ اپنے بھائی کو غیر مناسب کام میں دیکھے تو اس کے بارے میں یہ اعتقاد رکھے کہ اس نے فی الفور توبہ کر لی ہوگی، دل ہی دل میں اسے اپنے عمل پر ندامت ہوئی ہوگی اور احسن طریقے سے اسے سمجھادے۔

پینتیسواں حق: پیر بھائی کی خالص محبت کی حفاظت کرے۔

چھتیسواں حق: اپنے پیر بھائی پر کیے ہوئے کسی احسان کو نہ جتلائے۔

سینتیسواں حق: پیر بھائی سے مخاصمت لڑائی جھگڑا نہ کریں۔

اڑتیسواں حق: پیر بھائی سے قطع تعلقی کرنے میں جلدی نہ کرے۔

انتالیسواں حق: پیر بھائی سے کتاہی ہو جائے تو مواخذہ نہ کرے۔

چالیسواں حق: پیر بھائی کو کسی بدعت پر پکا نہ ہونے دے احسن انداز میں اصلاح کرتا رہے۔ کہ وہ اپنے پیر بھائی کو کسی بدعت پر پکا نہ ہونے دے پھر اگر وہ اس بدعت سے رجوع نہ کرے تو وہ اسے چھوڑ دے، اپنی جان پہ یہ خوف کرتے ہوئے کہ کہیں اس کی بدعت کی نحوست مجھے لاحق نہ ہو جائے۔

امام شعرانی علیہ الرحمہ اختتامی کلمات یوں فرماتے ہیں:

اے میرے بھائی! جو کچھ اس فصل میں ہم نے بیان کیا ہے اس کو تو اپنے نفس پر پیش کر پھر اگر تو اپنے نفس کو ان سب چیزوں پر عمل پیرا دیکھے اس پر اللہ کا شکر ادا کر ورنہ اپنے پیر بھائیوں کے حقوق میں کوتاہی کرنے سے صبح و شام اور رات دن اپنے اوپر استغفار کو لازم پکڑ۔

خادم العلماء والمشائخ

فاروق احمد محمدی سیفی غفرلہ

ناظم تعلیمات: جامعہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف۔ 26/07/2024ء۔ بروز جمعۃ المبارک

تعارف

سرکار مبارک کے زیر انتظام اہلسنت کا عظیم الشان ''علوم ظاہریہ و باطنیہ'' کا مرکز جامعہ محمدیہ سیفیہ قائم ہے۔ (الحمد للہ) جس کی 'شاخیں' پاکستان کے اکثر شہروں میں قائم ہو چکی ہیں، اور بیرون ممالک میں بھی یہ سلسلہ تعلیم و تربیت جاری ہے (الحمد للہ) جامعہ محمدیہ سیفیہ میں کثیر شعبہ جات قائم ہو چکے ہیں۔

شعبہ جات

شعبہ درس نظامی (طلباء و طالبات) کے لئے مکمل درس نظامی تک

- شعبہ حفظ و قرأت
- محمدیہ سیفیہ آن لائن سسٹم
- شعبہ (علوم عصریہ) کالج کی تعلیم
- دار الافتاء محمدیہ سیفیہ
- محمدیہ سیفیہ لائبریری
- علم باطن کی مجالس (اسلام کی تعلیم کے ساتھ علم باطن کی تعلیم) اس جامعہ کی خوبصورتی ہے
- شعبہ نشر و اشاعت کتب اسلامیہ (الحمد للہ) اس شعبہ کے تحت کثیر کتب شائع ہو چکی ہیں۔

الحمد للہ تعلیمی نظام نہایت محنتی ہے

البتہ تعمیری نظام ابھی (مکمل) نہیں ہے۔ جس کی تکمیل بہت ضروری ہے صاحب استطاعت حضرات خود تشریف لائیں اور جامعہ میں دین کے کاموں کو دیکھیں، (نیکی اور کار خیر) میں حصہ ڈال اپنے لئے اور مرحومین کے لئے صدقہ جاریہ بنائیں۔ تعاون کے لئے ضرور رابطہ کریں۔

ہر سال ماہ (رمضان المبارک) کے بعد داخلوں کا سلسلہ تقریباً ایک ماہ تک جاری رہتا ہے

درج ذیل کتب کے نام:

ملنے کا پتہ

مکتبہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف

0341-1242248 / 0302-1747004